72930 ـ ايك برس تك بيوى سے غائب رہا اور پھر طلاق دے دى كيا عدت ہوگى يا نہيں

سوال

ايك عورت ايك برس سے اپنے ميكے ميں ہے، اور ايك برس بعد اسے طلاق كا پيپر ملا تو كيا اس عورت كو عدت گزارنا ہوگى يا نہيں ؟
يہ علم ميں رہے كہ وہ ايك برس تك ميكے ميں رہى اور اس عرصہ ميں خاوند سے نہيں ملى اور نہ ہى خاوند سے مباشرت كى ہے، تو كيا اس كے ليے عدت ہوگى يا نہيں، يا كہ ميكے رہتے ہوئے اس كى عدت ختم ہو چكى ہے يا نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس عورت كو طلاق كى عدت گزارنا ہوگى، اور يہ عدت طلاق حاصل ہونے كے بعد سے شروع ہوگى.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص بيس برس سے سفر پر گيا اور بيوى سے غائب رہا اور اتنے عرصہ كے بعد اس نے بيوى كو خلع كى بنا پر طلاق بھيج دى، اب يہ عورت كسى اور سے شادى كرنا چاہتى ہے كيا وہ عدت گزارےگى يا نہيں ؟

جبكہ اس كا خاوند تو بيس برس سے مسافر ہے اور بيوى سے مباشرت بھى نہيں كى، كيا عدت استبراء رحم كے ليے ہو گى يا اس كے علاوہ كسى اور مقصد كے ليے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

اگر واقعتا ايسا ہى ہے جيسا آپ نے بيان كيا ہے تو بلاشك اس پر عدت ہو گى؛ كيونكہ عدت تو طلاق كے بعد شروع ہوتى ہے، چاہے خاوند اپنى بيوى سے كتنا بھى طويل عرصہ غائب رہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور وہ عورتيں جنہيں طلاق دى گئى ہے وہ تين حيض اپنے آپ كو انتظار ميں ركھيں .

اس میں حکمت کیا ہے اس کے بارہ میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب " اعلام الموقعين " میں اس موضوع پر بہت ہی نفیس بحث کی ہے، اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس میں حکمت برات رحم کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک حکمتیں پائی جاتی ہیں.

اسی لیے وہ بیوہ عورت جس سے خاوند نے دخول بھی نہ کیا ہو، اور چاہے وہ چھوٹی عمر کی بھی ہو جس کے متعلق حمل کا گمان بھی نہ رکھا جائے پر عدت ہوگی، اور اسی طرح جو عورت حیض سے نا امید ہو چکی ہو اس کو بھی عدت گزارنا ہوگی.

اس سے یہ معلوم ہوا کہ برات رحم کے علاوہ بھی اللہ تعالی نے اس میں کئی ایک حکمتیں رکھی ہیں، لیکن جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے اگر اس عورت نے طلاق کے حصول کے لیے مال خرچ کیا اور اس مال کے عوض میں خاوند نے اسے طلاق دی تو اس طرح یہ عورت خلع حاصل کرنے والی کہلائیگی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ خلع حاصل کرنے والی عورت کو ایک حیض عدت کافی ہے، عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ اور سلف و خلف علماء کرام کی ایک جماعت نے بھی یہی فتوی دیا ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے اور ان شاء اللہ صحیح بھی یہی ہے.

خاص کر جب یہ ڈر ہو کہ اگر خلع والی عورت سے تین حیض یا پھر آیئسہ ناامید عورت کو تین ماہ عدت کا انتظار کرنے کا کہا جائے اور اس عرصہ میں مناسب اور کفو کا رشتہ نکل جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ اور ہمارے سب بھائیوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور دین اسلام پر ثابت قدم رکھے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی بڑا ہی جود و کرم کا مالک ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ا بن باز (22 / 174).

واللہ اعلم .